مطالعۂ بائبل اور مسلمان

ڈاکٹر محمد عبداللہ*

انگریزی زبان میں مستعمل لفظ بائبل BIBLE، یونانی سے لاطینی میں منتقل ہوا جس کے لفظی معنی مطلقاً کتب کے ہیں۔ مروجہ طور پر اس کا اطلاق یہود و نصاریٰ کی مقدس کتب پر ہوتا ہے۔(۱) بائبل کے دو بڑے حصے ہیں چنانچہ کلامِ مقدس کے پیش لفظ میں لکھا ہے:

''کلام مقدس کے دو حصے ہیں یعنی عہد عتیق و عہد جدید۔ کلام مقدس کا وہ حصّہ جو خداوند یسوع مسیح کے آنے سے پہلے لکھا گیا عہد عتیق کہلاتا ہے اس میں وہ پرانا عہد نامہ مندرج ہے جو خدا نے اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ کوہِ سینا پر کیا تھا۔ کلامِ مقدس کا وہ حصّہ جو خداوند یسوع مسیح کے آنے کے بعد لکھا گیا عہد جدید کہلاتا ہے۔''(۲)

دائرۃ المعارف امریکہ کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Bible- the Jewish and Christian sacred book, or collection of sacred books often called the Holy Bible. It is in two parts, the old testament and the New testement." (3)

عہد قدیم بمقابلہ عہد جدید زیادہ ضخیم ہے اور اس میں کیتھولک (Catholic) کے مطابق 45 کتب اور پروٹسٹنٹ (Protestant) کے مطابق ۳۹ کتب ہیں۔ جبکہ عہد جدید میں ۲۷ کتب شامل ہیں جنہیں کلیسائے جامع نے ۳۲۵ء میں مستند قرار دیا۔(۴)

ذیل میں بائبل کے مطالعات پر مسلمان کی تحقیقات کا ایک ناقدانہ جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

---

* لیکچرر، ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی

ظہوراسلام سے قبل جزیرہ عرب میں یہود ونصاریٰ موجود تھے دیگر علاقوں کی نسبت یہود مدینہ (یثرب) اور اطراف میں بڑی تعداد میں آباد تھے چنانچہ یثاق مدینہ میں یہود کے بڑے قبائل بنوقریظہ، بنونضیر، بنوقینقاع اوران کے حلیف شامل تھے۔آفتاب اسلام کی کرنیں جب افق مدینہ پر چمکیں تو یہود کے بعض صالح اور سلیم الفطرت افراد مثلاً عبداللہ بن سلامؓ، سید بن سعیدؓ، اسعد بن کعبؓ اور ثعلبہ بن سلامؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ حضور اکرم ﷺ بطور خاص اہل یہود کی تالیف قلب فرماتے اور جب تک کسی مسئلہ میں قرآن کا صریح حکم نازل نہ ہوجاتا تورات کے حکم پر عمل فرماتے اور بعض معاملات میں یہود سے مشورہ لیتے۔نقض عہد اور جلاوطنی کے باوجود حضور اکرم ﷺ ان سے رواداری اور مروّت کا اظہار فرماتے۔(۵)

یہود کی طرح نصاریٰ کی بھی ایک معقول تعداد عرب میں آباد تھی۔خاص طور پر دو مسیحی مملکتیں روم اور حبشہ عرب میں مسیحیت کی ترویج کا باعث بنی تاہم جزیرہ عرب میں نصاریٰ کی آبادی کا مرکز یمن میں نجران کا علاقہ تھا جہاں سے ایک وفد بھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔(۶)

یمن حبشہ کی عیسائی حکومت کے تحت ۴۹۶ء میں آیا بعدازاں حبشہ کی طرف سے یمن کے گورنر مقرر ہوتے رہے انہی میں سے ایک گورنر ابرہہ بھی تھا جس نے بیت اللہ کے نمونے پر یمن کے دارالسلطنت الصنعاء میں کلیسا بھی تعمیر کرایا اور لوگوں کو اس کی عبادت وزیارت کا حکم دیا جو بعدازاں بیت اللہ پر ۵۷۰ء، میں حملہ کا سبب بھی بنا۔(۷)

یہود کے سلیم الفطرت افراد کی طرح نصاریٰ کے بھی سلیم الطبائع افراد مثلاً عدی بن حاتمؓ، تمیم داریؓ، اشرف حبشیؓ، جارود بن عمرؓ اور سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا(۸) خصوصیت سے اہل کتاب میں سے عبداللہ بن سلامؓ، تمیم داریؓ، کعب الاحبار، جارود بن عمرؓ علم وفضل میں نمایاں تھے۔اگرچہ بعض صحابہ کرامؓ کو توراۃ و انجیل سے متعلق کافی واقفیت تھی اور وہ عربی کے علاوہ عبرانی اور سریانی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے تاہم اہل کتاب صحابہ کرامؓ کی بدولت کتب سابقہ کا ایک بہت بڑا حصہ اسرائیلیات کی صورت میں سامنے آیا۔(۹)

جب اہل کتاب کی روایات کی کثرت ہونے لگی تو آپ نے ان کی استنادی حیثیت کے بارے میں اصولی فیصلہ صادر فرمایا:

عن ابی ھریرةؓ قال کان اھل الکتاب یقرؤن التوراة بالعبرانیة و یفسرونھا بالعربیة لاھل

الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوا هم وقولوا امنا باالله ما نزلo الآیة،(۱۰)

اہل کتاب صحابہ کرامؓ کی طرح بعض تابعین وتبع تابعین کے حوالے تفسیر واحادیث میں ملتے ہیں وھب بن منبہؒ کی عام کتب ساوی خصوصاً توراۃ اور انجیل سے واقفیت بہت زیادہ تھی۔ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء، میں خاص طور سے ان کے جواقوال نقل کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسائی لٹریچر کے مقابلہ میں یہودی لٹریچر سے زیادہ واقف تھے۔ امام نوویؒ نے بھی لکھا ہے کہ وہ گذشتہ کتابوں کے علم ومعرفت میں مشہور ہیں۔(۱۱)

بعد کے مصنفین میں احمد بن ابی یعقوب المعروف الیعقوبی (م:۲۷۸ھ)، اناجیل سے خوب آگاہ تھا اس نے نہ صرف اناجیل اربعہ، کا خلاصہ اپنی تاریخ میں دیا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی بھی اناجیل اربعہ کے روشنی میں تحریر کیے ہیں علاوہ ازیں انجیل اور قرآن کے بعض بیانات پر بھی کافی غور کیا ہے۔(۱۲)

ابوالحسن علی المعروف المسعودی (م:۳۴۵ھ) نے توراۃ وانجیل کا غیر معمولی مطالعہ کیا۔ اس کا بیان ہے کہ وہ کسی طرح ناصرہ کے ایک گرجے میں گیا اور وہاں سے اناجیل کے بہت سے نسخے حاصل کئے۔ اس نے پطرس اور پولس کے قتل کا ذکر دوبار کیا ہے۔ توما حواری کے متعلق اس نے وضاحت سے لکھا ہے کہ ہندوستان جانے والا حواری وہی تھا۔ **و مضیٰ تو ماو کان من الانثیٰ عشر الی بلاد الھند داعیا الیٰ شریعة المسیح فماة ھناک،** نیز مسعودی نے مسیحیت کے آغاز اور اس کی عہد بعہد کی تاریخ بیان کی ہے ساتھ ہی مسیحی عقائد وبیانات کے متناقض اور مشکوک حصّوں پر بھی گرفت کی ہے۔(۱۳)

ابوریحان البیرونی (م:۴۴۰ھ) کی کتب سابقہ کے بارے میں معلومات مسعودی سے بھی زیادہ ہیں۔ اپنی کتاب آثار الباقیہ عن القرون الخالیہ، لکھنے کی خاطر اس نے مسیحیوں سے بھی معلومات حاصل کی ہیں مذکورہ کتاب کے تیسرے باب میں توراۃ وانجیل کے مختلف نسخوں اور ان میں اختلافات کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ اس نے داریشوع کی شرح پر عمدہ تنقید لکھی ہے وہ بڑی تحقیق کے بعد بتاتا ہے کہ اناجیل اربعہ دراصل انجیل کے چار نسخے ہیں ان کا موازنہ اس نے عہد نامہ قدیم کے ان نسخوں سے کیا ہے جو یہودیوں کے پاس تھے اس نے ان دوسری انجیلوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جنہیں نیقیہ کی مجلس نے مسترد کر دیا تھا اور جو مختلف مسیحی فرقوں

کے پاس تھیں اس نے اناجیل کے باہمی اختلافات کا بھی ذکر کیا اور متی (۱:۱-۱۷) اور لوقا (۳:۲۳) میں مسیح کے جو مختلف نسب نامے بیان کئے گئے ہیں ان کا اختلاف بیان کر کے سوال کیا ہے کہ مسیحی اس اختلاف کی توضیح کس طرح کرتے ہیں پھر لکھا ہے کہ ان اختلافات کے پیش نظر اناجیل کے الہامی ہونے پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔(۱۴)

محمد بن اسحاق المعروف ابن الندیم (م:۳۷۸ھ) نے اپنی کتاب 'الفہرست' میں اپنے دور تک متداول کتب یہود ونصاریٰ کی مکمل فہرست دی ہے۔(۱۵)

ابو محمد علی بن احمد بن سعید ابن حزم اندلسی (م:۴۵۶ھ) نے اہل کتاب کی کتب، عقائد وتعلیمات اور فرق پر بیش قیمت بحث کی۔ اس نے اپنی معروف کتاب **'الفصل فی الملل والاھواء والنحل'** میں اس باب کے تحت کہ یہود کی جملہ کتب اور اناجیل اربعہ میں یقیناً تحریف وتبدیلی ہو چکی ہے اور اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نازل نہیں فرمایا۔ تورات سامری کی بابت رقم طراز ہیں:

''سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو توریت (فرقہ) سامریہ کے ہاتھوں میں ہے وہ اس تورات کے خلاف ہے جو دوسرے یہودیوں کے پاس ہے۔ سامریہ کا دعویٰ ہے کہ:

''یہی تورات نازل کی گئی تھی اور وہ یہ یقین کرتے ہیں کہ جو تورات یہود کے پاس ہے وہ محرف ومبدل ہے جبکہ تمام یہود یہ کہتے ہیں کہ سامریہ کی تورات میں تغیر وتبدل کر دیا گیا ہے۔''(۱۶)

مذکورہ کتاب کے پہلے حصے میں توراۃ وزبور میں تحریف کے شواہد پیش کئے ہیں جبکہ دوسرے حصے میں اناجیل پر مفصل بحث کی ہے۔ چنانچہ اناجیل کی بابت لکھتے ہیں:

واما النصاریٰ فقد کفونا ھذہ المؤانة کلھا لانھم لایدعون ان الاناجیل منزلة من عنداللہ علی المسیح ولا ان المسیح اتاھم بھابل کلھم اولھم عن اٰخرھم اریوسیھم وملکیھم ونسطوریھم ویعقوبھم ویارونیھم ولوبقانیھم لایختلفون من امھا اربعة تواریخ الفھا اربعة رجال معرفون فی زمان مختلفة(۱۷)

''نصاریٰ نے ہمیں اس تمام مشقت سے بے نیاز کر دیا ہے کیونکہ وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ اناجیل اللہ کے پاس سے مسیح پر نازل کی گئی ہیں اور نہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان اناجیل کو مسیح ان کے پاس لائے ہیں بلکہ یہ

سب لوگ شروع سے آخر تک نسطوری، یعقوبی، ماروتی وغیرہ سب کے سب اس امر میں اختلاف نہیں کرتے کہ یہ چار کتب تواریخ ہیں جن کو چار شخصوں نے تالیف کیا ہے اور وہ مختلف زمانوں میں مشہور ہیں۔

توراۃ وزبور اور انجیل کے بارے میں مسلمانوں کے مؤقف کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قلنا ان اللہ تعالیٰ انزل التوراۃ علیٰ موسیٰ علیہ السلام حقاً و انزل الزبور علیٰ داؤد علیہ السلام حقاً و انزل الانجیل علیٰ عیسیٰ علیہ السلام حقاً و انزل الصحف علیٰ ابراھیم و موسیٰ علیھما السلام حقاً و انزل کتبا لم یسم لنا علی انبیاء لم یسموا لنا حقاً نؤمن بکل ذالک...... ان کفار بنی اسرائیل بدّلوا التوراۃ والزبور فزادو ونقصوا وابقی اللہ تعالیٰ بعضھا حجۃ علیھم...... وبدّل کفار النصاریٰ الانجیل کذالک فزادوا ونقصوا وابقی اللہ تعالیٰ بعضھا حجۃ علیھم"(۱۸)

علامہ ابن حزم نے اہل کتاب کے عقائد ونظریات پر بھی تفصیلی بحث کی ہے تاہم ان کا استدلال غیر معمولی طور پر جارحانہ وناقدانہ ہے۔

ابوحامد محمد بن محمد الغزالی (م: ۵۰۵ھ) نے اپنی کتاب 'الرّد الجمیل لالھیٰۃ عیسیٰ بصریح الانجیل' میں مسیحیت کے عقیدہ تثلیث پر فاضلانہ بحث کی ہے نیز انجیل کی استنادی حیثیت کے بارے میں بھی بتایا ہے۔(۱۹)

محمد بن عبدالکریم الشہرستانی (م: ۵۴۸ھ) کی کتاب 'الملل والنحل' اگرچہ فلسفیانہ مباحث کی حامل ہے تاہم اہل کتاب سے متعلق قابل قدر بحث کی ہے۔ اپنی کتاب کی دوسری جلد میں توراۃ وانجیل پر مختصر بحث کی ہے تاہم یہود ونصاریٰ کے فرقوں کے بارے میں تفصیلاً بحث کی ہے۔ لکھتے ہیں:

"اہل یہود کے ۷۰ فرقے ہیں جن میں العنانیۃ، العیسویۃ، المقارۃ، الیودعانیۃ اور السامریۃ معروف ہیں، جبکہ نصاریٰ کے ۷۲ فرقے ہیں جن میں سے تین زیادہ معروف ہیں۔ الملکائیہ، النسطوریۃ، الیعقوبیۃ۔(۲۰)

توراۃ، انجیل اور قرآن حکیم کا موازنہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ففی التوراۃ احکام السیاسیۃ الظاھرۃ العامۃ، وفی الانجیل احکام السیاسیۃ الباطنۃ الخاصۃ، وفی القرآن احکام السیاستین جمیعاً۔(۲۱)

ابوالعباس، تقی الدین احمد بن شہاب ابن تیمیہ (م:۷۲۸ھ) کی یہود و نصاریٰ کی کتب کی تحقیق اور عقائد وافکار کا مطالعہ امتیازی شان کا حامل ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے کئی چھوٹے رسائل کے ساتھ ساتھ متکلمانہ انداز میں ایک ضخیم کتاب 'الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، کے نام سے لکھی۔ اسلام چونکہ یہودیت اور عیسائیت کے نعم البدل کے طور پر بھیجا گیا تھا اس لئے قدرتی طور پر ابن تیمیہ نے ان دونوں مذاہب کی طرف توجہ دی۔ انہوں نے یہود نصاریٰ پر اپنی مقدس کتب کے بعض الفاظ محرف کرنے کا الزام لگایا ہے۔

مذکورہ کتاب بنیادی طور پر صیدا اور انطاکیہ کے اسقف پال (Paul) کی ایک کتاب کا جواب ہے جس میں انہوں نے نصرانیت کا ابطال اور اسلام کی حقانیت پر بھرپور استدلال کیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی موجودہ کتب کی استنادی حیثیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ان هذه الكتب وقع فيها تبديل فی بعض الفاظها، وانه لايعلم ان الفاظها منزلة من عندالله' فلايجوز ان يحج بها فيما من الالفاظ فی معارضة علم نبوته وان هذه التوراة والانجيل الموجودتان اليوم بين اليهود والنصارىٰ لم تتواتر عن موسىٰ و عيسىٰ عليهما السلام۔(۲۲)

توراۃ کی بابت رقم طراز ہیں:

''اما التوراة فان نقلها انقطع لما خرب بيت المقدس اولا واجلى منه بنو اسرائيل ثم ذكروا ان لذی املأها بعد ذالک شخص واحد يقال له عاذر و زعموا انه نبی.(۲۳)

انجیل کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''واماا لانجيل الذی بايدی المسيحين فانهم معترفون بانه لم يكتبه المسيح عليه السلام ولا املأه علی من كتبه وانما املأه بعد رفع المسيح .متی ويوحنا وكان قد صحبا المسيح ولم يخفظه خَلق كثير مبلغون حد المتواتر. ومرقس ولوقا وهما لم يريا المسيح عليه السلام. وقد ذكر هٰولاءِ انهم ذكروا بعدماقاله المسيح و بعض اخباره، وانهم لم يستو عبوا ذكر اقواله وافعاله''(۲۴)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے صراحت سے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی مسیحیت بگڑ چکی تھی

اورخود مسیحی بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان مذہبی کتابوں میں خواہ غلطی سے اور خواہ عمداً تحریف ہوئی ہے۔

ابن تیمیہ کے شاگرد علامہ ابن القیم (م:۷۵۱ھ) نے اپنی کتاب 'هداية الحيارىٰ فى اجوبة اليهود و النصارى، میں بھی کتب اہل کتاب پر قابل قدر بحث کی ہے۔

بعد کے مصنفین میں سے محمد ابوزہرہ مصری اور ڈاکٹر احمد شلبی نمایاں ہیں۔ چنانچہ شیخ محمد ابوزہرہ اپنی کتاب 'محاضرات فى النصرانية' میں مصادر المسيحة بعد عیسیٰ کے عنوان سے عہد جدید پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔ اناجیل کی بابت رقم طراز ہیں:

"... ان هذا لأناجيل ليست نازلة علىٰ عيسىٰ عليه السلام فى نظرهم، وليست منسوبة له ولكنّها منسوبة بعض تلاميذه، ومن ينتهى اليهم، وهو تمشتمل علىٰ اخبار المسيح وقصصه ومحاوراته و خطبه و ابتدائه ونهايته فى الدنيا كما يعتقدون هم"(۲۵)

ڈاکٹر احمد شلبی نے اپنی کتاب مقارنة الاديان، کا دوسرا حصہ 'المسيحية' کے لیے وقف کیا ہے جس میں الكتاب القدس ، کے عنوان سے صفحات ۱۳۷ تا ۱۵۴ میں عہد نامہ جدید پر بحث کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ یہ کتابیں حضرت عیسیٰ کی لکھی ہوئی یا املاء کردہ نہیں ہیں۔

۲۔ ان رسائل اور اناجیل کے مؤلفین کے بارے میں حتمیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

۳۔ ان میں تناقض کی کثرت پائی جاتی ہے۔

۴۔ یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ اناجیل الہامی حیثیت کی حامل نہیں ہیں جیسا کہ انجیل لوقا کے پہلے فقرے سے متشرح ہوتا ہے کہ لوقا نے بھی دیگر لوگوں کے دیکھا دیکھی حضرت عیسیٰ کے حالات صحیح تر قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے۔(۲۶)

ابتدائی عہد میں مسلمانوں کے مطالعہ بائبل کے ضمن میں یہ امر ملحوظ رہے کہ کچھ اختصار کی خاطر اور کچھ اس وجہ سے کہ ابتدائی عہد میں تورات وانجیل کے زیادہ تراجم نہیں ہوئے تھے اور نہ بکثرت ان کی اشاعت ہوئی تھی ان مصنفین ومحققین نے ان کتب کے جو حوالے دیئے ہیں وہ بیشتر حاصل مطلب کے طور پر ہیں اور چونکہ ان کتب میں تغیر وتبدل اور تحریف ہوتی رہتی ہے اس لئے موجودہ کتب میں بعض حوالے نہیں ملتے یا ملتے ہیں تو خاصی بدلی ہوئی شکل میں۔(۲۷)

برصغیر میں مطالعہ بائبل

برصغیر میں علماء کرام اور محققین نے بائبل کو اپنے مطالعے کا موضوع بنایا اور عمدہ تحقیقات پیش کیں جن کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دھلوی (م:۱۷۶۳ء) نے اپنی معروف کتاب الفوز الکبیر، میں علم مخاصمہ کے تحت یہود و نصاریٰ کی کتب کا مختصراً جائزہ لیا ہے۔تورات میں تحریف پر اپنے نقطہ نظر کو یوں بیان کرتے ہیں:

''یہودی تحریف لفظی تورات کے ترجمہ وغیرہ میں کیا کرتے تھے نہ کہ اصل تورات میں کیونکہ فقیر کے نزدیک ایسا ہی محقق ہوا ہے اور ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے اور تحریف معنوی تاویل فاسد کا نام ہے۔(۲۸)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م:۱۸۲۳ء) نے توریت و انجیل کے براہِ راست مطالعے کے لیے ایک یہودی عالم سے عبرانی سیکھی وہ خود لکھتے ہیں:

''فاضلے از اکابر علماء یہود بدھلی آمد، از واز تحقیق تورات بلسان عبرانی کردم۔(۲۹)

سید آل حسن موہانی (م:۱۸۷۲ء) کا مطالعہ بائبل و مسیحیت برصغیر میں اوّلین حیثیت کا حامل ہے آپ کی تصنیفات میں خاص اس موضوع پر دو کتب الاستفسار اور الاستبشار، ہیں۔اول الذکر تصنیف کی بابت مولانا امداد صابری لکھتے ہیں، یہ کتاب تحقیق و معلومات اور دلائل و براہان کے اعتبار سے کتب ردّ نصاریٰ میں افضلیت کا درجہ رکھتی ہے۔(۳۰) جبکہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود کے خیال میں بعد میں لکھی جانے والی اسلامی کتابوں میں متن کی حیثیت رکھتی ہے۔(۳۱)

سید آل حسن نے مذکورہ کتاب میں تورات و انجیل کی بابت مندرجہ ذیل مباحث پر کلام کیا ہے:

۱۔ توریت میں بعض روایتیں ایسی بھی ملتی ہیں کہ اس سے ساری شریعت اسرائیلیہ کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ خدا کے کلام میں دوسرے کلام کے ملنے سے کتاب اللہ کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ اناجیل کی روایتوں کے اسناد کا پتہ نہیں لگتا اور روایتوں میں اختلاف بھی ہے۔

۴۔ اناجیل کی تالیف ایسی ہے جیسے ہمارے ہاں شواہد النبوۃ ہے جو قرآن کی طرح جمع نہیں ہوئے۔

۵۔ توریت کی عزراء نبی کے عہد سے بطلیموس کے عہد تک اور عہد جدید کے حواریوں کے عہد سے قسطنطین کے زمانہ تک کی سندیں کسی عیسائی عالم کے پاس نہیں۔(۳۲)

ڈاکٹر محمد وزیر خان (م:۱۸۷۳ء) میڈیکل کالج کلکتہ سے طب کی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد مزید تعلیم کے لئے لندن روانہ ہوئے تو وہاں سے واپسی پر تورات وانجیل کے قدیم نسخے جمع کر کے لائے۔(۳۳) ڈاکٹر موصوف نے ہندوستان میں مسیحیت کے تحقیقی مطالعہ کی بنیاد رکھی اور اصل ماخذ کے ذریعے یہود نصاریٰ کی کتب تک رسائی حاصل کی۔آگرہ کی جامع مسجد میں علماء باقاعدہ ان سے درس لیتے تھے اور یہ سلسلہ چار سال تک چلتا رہا۔(۳۴)

مولانا رحمت اللہ کیرانوی (م:۱۸۹۲ء) کا نام تاریخ اسلام میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص مطالعہ اہل کتاب بالخصوص مسیحیت میں نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔آپ نے متعدد کتب براہ راست اسی موضوع پر تالیف فرمائی جن مین ازالۃ الاوھام (فارسی) ازالۃ الشکوک، اعجاز عیسوی (اردو) اور اظہار الحق (عربی) شامل ہیں۔(۳۵)

مؤخر الذکر کتاب جو مولانا کیرانوی نے چھ ماہ کے قلیل عرصے میں ترکی میں قلم بند کی بائبل کے ناقدانہ مطالعہ میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ذیل کے تین ابواب براہ راست بائبل سے متعلق ہیں:

۱۔ بیان وتفصیل کتب عہد قدیم وجدید۔

۲۔ بیان وتفصیل اثبات تحریف کتب عہد قدیم وجدید۔

۳۔ بیان وتفصیل اثبات نسخ کتب عہد قدیم وجدید۔

کتاب کے بارے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں:

''میں اپنے بچپن سے کتاب اظہار الحق کا نام سنتا رہا ہوں اور اسکی تعریف ان الفاظ میں کہ وہ ایک الہامی کتاب ہے مطالعے اور عمر کے ساتھ کتاب اور مؤلف سے میری عقیدت اور میرا علم الیقین بڑھتے ہی رہے''(۳۷)

کتاب کی قبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کہ آٹھ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے اور اب تک ۱۲ ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔(۳۸)

سرسید احمد خان (م:۱۸۹۸ء) نے **تبین الکلام فی تفسیر التوراہ والانجیل علیٰ ملة**

'' مسلام '' کے نام سے بائبل کی تفسیر نئے اصولوں کے مطابق کی ہے اس میں سرسید نے قرآن اور بائبل میں تطابق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جسے مولانا عبدالحق حقانی نے تحریف القرآن، سے تعبیر کیا ہے اور فرانسیسی مستشرق گارساں وتاسی نے مذکورہ کتاب کو خالص مسیحی تو نہیں نیم مسیحی قرار دیا ہے (۳۹) اگر چہ اس بنا پر سرسید کا بائبل کے میں نقطہ نظر محل نظر ہے تاہم بعض مقامات پر اصول بحث بھی کرتے نظر آتے ہیں لکھتے ہیں:

'' توریت اور صحف انبیاء اور انجیل کے قلمی نسخے جواب دنیا میں موجود ہیں وہ آپس میں نہایت مختلف ہیں۔ اگر چہ میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتب مقدسہ میں تحریف لفظی کی ہے اور نہ علمائے متقدمین و محققین اس بات کے قائل تھے مگر علمائے متاخرین اس بات کے قائل ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتب مقدسہ میں تحریف وتبدیلی کی ہے۔'' (۴۰)

بائبل کے اختلاف کے بارے میں رقمطراز ہیں:

'' قرآن مجید کے اختلاف قرأت کو توریت وصحت انبیاء وزبور وانجیل کے اختلاف عبارت کو یکساں قرار دینا دیدہ دانستہ غلطی کرنا ہے۔ ریورنڈ ہارن (Horne) نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ناقلین کتب سے عملاً وسہواً غلطیاں ہوئی ہیں۔'' (۴۱)

مولانا عنایت رسول چڑیا کوٹی (م: ۱۹۰۱ء) نے مختلف علماء یہود سے عبرانی اور سریانی زبانوں کی تحصیل کی اور تورات کا مطالعہ اصل عبرانی میں کیا۔ اسی موضوع پر آپ نے ایک تحقیقی کتاب 'البشریٰ' دو جلدوں میں تحریر کی جس کا نقش ثانی لاہور سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا ہے۔ (۴۲)

سید ناصر الدین، ابوالمنصور دہلوی (م: ۱۹۰۳ء) کی زیادہ تر تالیفات کلامی انداز کی حامل ہیں اور مسیحیت کے عمومی عقائد و مطالعہ پر محیط ہیں مگر احسن الدلیل فی معلومات توریت والانجیل، میں کتب مقدسہ پر عمدہ بحث ہے (۴۳)۔

مولانا عبدالحق حقانی (م: ۱۹۱۷ء) کا مطالعہ بائبل امتیازی حیثیت کا حامل ہے اگر چہ آپ کی تالیفات میں مناظرانہ جھلک ہے تاہم تورات وانجیل کی بحث میں آپ نے تحقیق وتدقیق کو پیش منظر رکھا ہے۔ آپ کی تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی۔ اگر چہ مکمل طور پر یہود ونصاریٰ کے عقائد اور دیگر فرق باطلہ کے تناظر میں کلامی انداز میں لکھی گئی ہے تاہم مذکورہ تفسیر کا ضخیم مقدمہ تورات وصحف اور انجیل کے باب میں عمدہ مباحث پر

مشتمل ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مسیحیوں کا اہم اعتراض کہ اللہ تعالیٰ نے تورات وانجیل کی مدح فرمائی اور صحف ابراہیم وموسیٰ کا بھی تبعاً ذکر ہے اور قرآن کو ان کتب کا مصدق بتایا ہے، کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''ان آیات سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں اول یہ کہ تورات وہ کتاب ہے جو خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور زبور وہ کتاب ہے جو حضرت داؤدؑ کو عطا ہوئی تھی اور انجیل وہ کتاب ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی اور کچھ صحیفے حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے تھے اور اس امر منصوص میں سنی، شیعہ کل فرقے اسلام کے سلف سے خلف تک متفق ہیں پس یہ کتاب جو موسیٰ کے بعد میں تصنیف ہوئی اور کچھ مضامین تورات اصلی کے یادداشت کے طور پر درج کر کے تورات نام رکھا گیا ہے قطعی وہ تورات نہیں کہ جس کا قرآن میں ذکر ہے اسی طرح وہ کتابیں کہ جو حضرت عیسیٰؑ کے بعد لوگوں نے تصنیف کی ہیں اور ان میں حضرت عیسیٰؑ کے حالات واقوال کو صحیح وغلط طور پر جمع کر دیا ہے جس کو اب عیسائی انجیل متیٰ ومرقس ولوقا ویوحنا کہتے ہیں وہ انجیل نہیں جس کا قران میں ذکر ہے چنانچہ امام قرطبیؒ اور امام رازیؒ اسی نقطہ نظر کے حامل ہیں۔ دوم یہ کہ وہ تورات وانجیل وزبور ودیگر صحف انبیاء کہ جن کا قرآن میں ذکر ہے کلام الٰہی اور واجب التعظیم ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی معرفت فرمایا تھا سب حق تھا اسلام کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے یہ ہدایت کی ہے کہ اپنا اور بیگانہ کچھ نہ دیکھو بلکہ جس قدر خدا کے فرستادہ لوگ اور جس قدر مقدس کتابیں خدا نے بھیجی ہیں سب پر ایمان لاؤ'' (۴۴)

برصغیر کے مذکور بالا علماء کی تحقیقات کے علاوہ مولانا محمد قاسم نانوتوی (م:۱۸۷۹ء)، مولانا محمد علی مونگیری (م:۱۹۲۷ء)، مولانا شرف الحق دھلوی (م:۱۹۰۳ء)، ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری (م:۱۹۷۸ء)، عبدالماجد دریا آبادی (م:) مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م:۱۹۷۴ء) اور مولانا محمد مالک کاندھلوی نے بھی کتب مقدسہ اور مطالعہ مسیحیت پر عمومی وکلامی انداز میں مطالعہ پیش کیا ہے۔

نومسلموں کا مطالعہ بائبل:

مطالعہ بائبل پر نہ صرف مذکورہ بالا علماء کی تحقیقات ہیں بلکہ نصرانیت سے اسلام قبول کرنے والے اہل علم نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

ان میں عبداللہ الترجمانی مہتدی کی تالیف 'تحفة الاریب فی الردّ علیٰ اهل الصلیب، نصر بن عیسیٰ ابی سعد المتطبب کی بالنصیحة الایمانیة بفضح الملة النصرانیة، شیخ زیادۃ مہتدی کی البحث الصریح فی ایّ دین هوا الصحیح، محمد ذکی الدین النجّار کی، المنارات الساطعة فی ظلمات الدنیا الحالکة، اورڈاکٹر ابراہیم خلیل احمد کی محمد فی التوراة و الانجیل و القرآن، شامل ہیں۔(۴۵)

ان کتب میں سب سے زیادہ ضخیم و جامع فرانسیسی نومسلم موریس بکائے (Murice Bucale) کی کتاب بائبل، قرآن اور سائنس (La Bible,La Coran ot La Science) ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے بائبل کا تاریخی، متنی اور تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔ نیز بائبل کے اختلافات وتناقضات پر عمدہ بحث کی ہے ساتھ ہی بائبل اور قرآن حکیم کے بیانات کا جائزہ موجودہ تحقیقات اور سائنس کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ مصنف اناجیل کی بابت مقدمہ میں رقم طراز ہے:

> ''مسیحیت نے عبرانی بائبل کو اپنا لیا ہے اور اس میں چند ضمیمہ جات کا اضافہ کر دیا ہے اس نے تمام شائع شدہ تحریروں کو تسلیم نہیں کیا جنکا مقصد ہی انسانوں کو حضرت عیسیٰ کے مشن سے آگاہ کرنا تھا۔ کلیسا نے ان کتابوں کی اشاعت میں قطع و برید سے کام لیا جن میں حضرت عیسیٰ کی حیات اور تعلیمات کا ذکر ہے۔ اس نے عہد نامہ جدید میں صرف ایک محدود تعداد میں تحریروں کو محفوظ رکھا ہے جن میں اہم ترین چار اناجیل ہیں جن کو شرعی حیثیت حاصل ہے۔ مسیحیت کسی ایسی وحی کو تسلیم نہیں کرتی جو حضرت عیسیٰ اور آپ کے حواریوں کے بعد نازل ہوئی لہٰذا وہ قرآن کو مسترد کرتی ہے'' (۴۶)

مطالعہ بائبل کا مقصود:

مسلمانوں کے مطالعہ بائبل کا اہم مقصد اور غرض غایت یہود و نصاریٰ کو ان نوشتوں کی اصلیت سے آگاہ کرنا ہے تا کہ وہ غیر المغضوب علیھم والضالین، کا مصداق بننے سے بچ سکیں نیز اہل کتاب کو ایسے مرکز و محور پر لانا ہے جس کا ذکر تورات، زبور و صحف الانبیاء اور انجیل نے کیا ہے اور اسی طرف قرآن حکیم بھی شدومد سے دعوت عام دے رہا ہے:

قل یا اهل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سراء بیننا و بینکم الّا نعبد الا الله ولا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله، فان تولّوا فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون"(۴۷)

حواشی وحوالہ جات

1. Encyclopaedia Britannica 'BIBLE' 1961. vol III. P499.

۲۔ کلامِ مقدس، سوسائٹی آف سینٹ پال روما، ۱۹۵۸ء(پیش لفظ)۔

3. Encyclopedia Amepcana, BIBLE,Grolices International Dumbury, 1983. volII, p 647.

4. Encyclopaedia Britannica, volII, P 515.

۵۔ ندوی مجیب اللہ، حافظ، اہل کتاب صحابہ وتابعین، معارف پریس اعظم گڑھ، ۱۹۵۱ء ص۶۵۔۶۶ نیز ڈاکر محمد حمید اللہ نے یہاں تک لکھا ہے کہ دوران جنگ تورات کے کچھ نسخے مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے تھے وہ ان کو واپس کر دیئے گئے دیکھیے (رسول اکرم کی سیاسی زندگی دارالاشاعت کراچی، ص۲۳۱۔۲۳۳)

۶۔ ندوی مجیب اللہ، حافظ، حوالہ مذکور، ص۹۱۔۹۹۔

۷۔ نفس مصدر، ص۹۵۔

۸۔ نفس مصدر، ص۷۲۔۷۳۔

۹۔ اسرائیلیات کی تفصیل کے لئے دیکھئے: عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن، طبع نہم، دارالعلوم کراچی، ۱۹۹۲ء، ص۴۵۔۴۹۔

۱۰۔ بخاری، کتاب التفسیر، رقم ۴۱۷۳، باب قولوا امنا باللہ۔

۱۱۔ ندوی مجیب اللہ، حافظ، حوالہ مذکور، ص۱۲۴۔۱۲۵۔

۱۲۔ الیعقوبی احمد بن ابی یعقوب، تاریخ الیعقوبی، دارصادر بیروت، ۱۳۷۹ھ، ۱۹۶۰ء، ج، ص۷۹۔

۱۳۔ المسعودی، ابوالحسن علی، مروج الذھب، طبع قاہرۃ، ۱۳۴۶ھ، ص۲۹۷۔

۱۴۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب ۱۹۸۶، ج ۳ ص ۳۱۷۔

۱۵۔ ابن الندیم محمد بن اسحاق، الفہرست، المطبعۃ الرحمانیۃ بمصر، ۱۳۴۸ھ ص ۳۴۔۳۵۔

۱۶۔ ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد، الفصل فی الملل والاھواء والنحل، طبعۃ الاولی۔ بالمطبعۃ الادبیۃ فی سوق الخصار القدیم بمصر، ۱۳۱۷ھ ص ۱۱۷۔

۱۷۔ نفس مصدر، ج ۲ ص ۲۔

۱۸۔ نفس مصدر ص ۲۱۱۔۲۱۲۔

۱۹۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، حوالہ مذکور، ج ۱ ص ۶۵۳۔

۲۰۔ الشہرستانی، محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، دارالسرور بیروت لبنان، ۱۹۴۸ء طبعۃ الاولی، ج ۲، ص ۳۶۔۳۷

۲۱۔ نفس مصدر ص ۱۹۔

۲۲۔ ابن تیمیہ، تقی الدین، ابو العباس احمد بن شہاب، الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، مکتبہ المدنی ومطبعتھا جدۃ، ج ۱ ص ۳۶۵۔

۲۳۔ نفس مصدر، ج ۲ ص ۱۰۔

۲۴۔ نفس مصدر۔

۲۵۔ ابو زہرۃ محمد، محاضرات فی النصرانیۃ، مطبعۃ المدنی، طبع ثالث، ۱۹۶۶ء، ص ۵۹۔

۲۶۔ احمد شلبی ڈاکٹر، مقارنۃ الادیان، المسیحیۃ، مکتبہ المنہضۃ المصر، ۱۹۶۰ء، ص ۱۵۲۔۱۵۳

۲۷۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، حوالہ مذکور، ج 1 ص ۳۱۸۔

۲۸۔ ولی اللہ شاہ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم) ادارہ اسلامیات لاہور، ۱۴۰۲ھ ص ۱۲۔

۲۹۔ عبدالعزیز شاہ ملفوظات، طبع اوّل دہلی، (س۔ن) ص ۲۷۔

۳۰۔ صابری امداد، مولانا، آثار رحمت، دہلی، ۱۹۶۷ء ص ۹۔۱۰۔

۳۱۔ موہانی آل حسن سید، الاستفسار، لکھنؤ، ۱۸۴۵ء، ص ۸ (مقدمہ)

۳۲۔ نفس مصدر ص ۸

واضح رہے کہ کتاب الاستفسار، نئے اسلوب کے ساتھ دارالمعارف اردو بازار، لاہور سے طبع ہو چکی ہے جس پر ڈاکٹر خالد محمود نے ایک طویل مقدمہ لکھا ہے۔ جو مسیحیت کی تاریخ اور کتب نصاریٰ کے ناقدانہ جائزہ پر مشتمل ہے۔

۳۳۔ محمد سلیم سید، مغربی زبانوں کے ماہر علماء، ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور، ۱۹۹۳، ص ۸۴۔

۳۴۔ گیلانی مناظر احسن، مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، دہلی ۱۹۴۴ء، ص ۲۸۶۔

۳۵۔ تفصیلات کے ملاحظہ ہو راقم کا مقالہ، مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی علمی و دینی خدمات کا تحقیقی جائزہ۔

۳۶۔ کیرانوی رحمت اللہ، اظہار الحق، ادارة العامۃ للطبع والترجمہ الریاض، ۱۴۱۰ھ، ج 1 ص۔

۳۷۔ محمد حمید اللہ ڈاکٹر، حضرت مولانا کیرانوی کی کتاب اظہار الحق اور اس کا اردو ترجمہ، البلاغ (کراچی) 7-13 مئی ۱۹۷۲ ص ۲۲۔

۳۸۔ دیکھئے اردو ترجمہ، بائبل سے قرآن تک' مکتبہ دارالعلوم کراچی، ۱۹۹۲ء (مقدمہ)

۳۹۔ گارساں دتاسی۔ خطبات (حصہ دوم)، مولوی عبدالحق، ڈاکٹر حمید اللہ (مترجمین) انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۴۷ء، ص ۲۴۴۔

۴۰۔ احمد خان، سید، سر، تفسیر القرآن، دوست ایسوسی ایٹس، لاہور، ص ۵۔

۴۱۔ نفس مصدر۔

۴۲۔ چڑیاکوٹی، عنایت رسول، البشریٰ، طبع ثانی، لاہور، ۱۹۸۱ء، (مقدمہ)

۴۳۔ راہی اختر، سید ناصر الدین ابوالمنصور اور مسیحی۔ مسلم مناظراتی ادب، عالم اسلام اور عیسائیت (اسلام آباد) ص

۴۴۔ حقانی، عبدالحق، البیان فی علوم القرآن، مکتبہ الحسن، لاہور، (س،ن) ص ۱۱۷۔۱۱۸

۴۵۔ کیرانوی، رحمت اللہ، اظہار الحق (تحقیق محمد عبدالقادر ملکاوی) حوالہ مذکور ص ۱۷، ص ۱۸۔

۴۶۔ بکائیے، موریس، بائبل قرآن اور سائنس (ثناء الحق صدیقی مترجم 1، ادارہ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، ۱۹۵۸ء) ص ۶۔

۴۷۔ آل عمران ۳۱۔۶۴